کی طرف اشارہ تھا۔ لیکن خواب کے تمام امور معلق ہوتے ہیں۔ دُعا سے ٹل سکتے ہیں۔ قطعی حکم نہیں ہوتا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

(۱) لوگ آئے اور دعویٰ کر بیٹھے۔ شیرِ خدا نے ان کو پکڑا۔ اور شیرِ خدا نے فتح پائی۔

(۲) امین الملک جے سنگھ بہادر۔

(۳) رَبِّ لَا تُبْقِ لِیْ مِنَ الْمُخْزِیَاتِ ذِکْرًا۔[۱]

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ نیز الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۱ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۴) (ل) پیٹ پھٹ گیا۔[۲] (معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۲ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

بقیہ حاشیہ:۔ اور حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب معالج تھے۔ مگر ہر دو بُن ران میں دو گلٹیوں کے نکلنے سے وہ بھی دہشت زدہ ہو گئے۔ تب حضرت مسیح موعود نے دُعا کرنا شروع کیا اور نہایت اضطراب سے توجہ کی۔ تب خدا کے فضل سے اس دُعا کا یہ نتیجہ ہوا کہ ابھی دو یا تین گھنٹے سے زیادہ نہیں گزرا ہوگا کہ بخار بالکل ٹوٹ گیا۔ اور پھر گلٹیاں بھی گم ہو گئیں۔ گویا مرض کا نام و نشان نہ تھا۔ اور تمام آثار طاعون کے جاتے رہے۔ اور اب میاں محمد اسحٰق بخیر و عافیت باہر پھرتے ہیں۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳ مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ نیز دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۲۶ نشان نمبر ۱۴۳)

[۱] (ترجمہ از مرتب) اے میرے رب (میرے لئے) رُسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔

[۲] اس پیشگوئی کے مطابق شعبان ۱۳۲۴ھ میں میاں صاحب نور مہاجر جو صاحبزادہ عبداللطیف کی جماعت میں سے تھا۔ یک دفعہ ایک دم میں پیٹ پھٹنے کے ساتھ مر گیا۔ اور معلوم ہوا۔ کہ اس کے پیٹ میں کچھ مدت سے رسولی تھی۔ لیکن کچھ محسوس نہیں کرتا تھا اور جوان مضبوط اور توانا تھا۔ یک دفعہ پیٹ میں درد ہوا۔ اور آخری کلمہ اُس کا یہ تھا کہ اُس نے تین مرتبہ کہا کہ میرا پیٹ پھٹ گیا۔ بعد اُس کے مر گیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷)

اور معارف اور حقائق الٰہیہ سے اطلاع بخشنا یہ سب خدا کی شہادت ہے جس کو قبول کرنا ایماندار کا فرض ہے۔ پھر بقیہ الہاماتِ بالا کا (ترجمہ) یہ ہے کہ بتحقیق میرا رب میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھے راہ بتلائے گا۔ اے میرے ربّ میرے گناہ بخش اور آسمان سے رحم کر۔ ہمارا ربّ عاجی ہے (اس کے معنے ابھی تک معلوم نہیں ہوئے) جن نالائق باتوں کی طرف مجھ کو بُلاتے ہیں۔ اُن سے اے میرے رب مجھے زندان بہتر ہے اے میرے خدا مجھ کو میرے غم سے نجات بخش۔ اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

یہ سب اسرار ہیں کہ جو اپنے اپنے اوقات پر چسپاں ہیں۔ جن کا علم حضرت عالم الغیب کو ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۵ و ۵۵۶ حاشیہ در حاشیہ ۴)

۱۸۸۳ء ۱۲۰

تزکرہ اڈیشن 3

پھر بعد اس کے فرمایا۔

هُوْشَعْنَا۔ نَعْسا

یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنے ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ حاشیہ در حاشیہ ۴)

---

۱ مرتب۔ ۲ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو اس الہام کا ترجمہ فرمایا ہے "ہمارا رب عاجی ہے۔" اس سے واضح ہوتا ہے کہ عاج ناقص وادی عجا یعجو سے اسم فاعل ہے اور اس کے معنی عربی زبان میں دودھ پلانے کے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں۔ عَجَتِ الْاُمُّ الْوَلَدَ اے سَقَتْهُ اللَّبَنَ۔ یعنی ماں نے بچہ کو دودھ پلایا۔ اور المنجد کے مصنف لکھتے ہیں۔ لَبَنٌ يُعَاجَى بِهِ الصبی الیتیم اے یُغذّی جس دودھ سے یتیم بچے کی پرورش کی جاتی ہے اس لغوی تحقیق کے پیش نظر الہام کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ یتیم اور بے کسی کی حالت میں رُوحانی دودھ یا رُوحانی غذا پہنچانے والا ہے۔ چنانچہ اس سے پہلا الہام رب اغفر وارحم من السماء بھی ان معنوں کی تائید کرتا ہے۔ (مرتب)

۳ ھوشعنا نعسا اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دیدی۔ یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو دعا کی صورت میں کی گئی۔ اور پھر دعا کا قبول ہونا ظاہر کیا گیا۔ اور اس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو موجودہ مشکلات ہیں۔ یعنی تنہائی۔ بیکسی۔ ناداری کسی آئندہ زمانہ میں وہ دور کردی جائیں گی۔ چنانچہ پچیس برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اس زمانہ میں ان مشکلات کا نام و نشان نہ رہا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸۳)

(نوٹ از مرتب) فقرہ ھوشعنا متی ۲۱/۹ میں بھی آیا ہے جس کا ترجمہ حاشیہ میں یوں لکھا ہے۔ کرم کرکے نجات دے۔ دیکھو زبور ۱۱۸/۲۵۔

نعسا کا ترجمہ عبرانی میں ہے "قبول ہوئی"۔

رہ گئے ہیں [۱۲۸] اُس دن خدا کی طرف سے سب پر اُداسی

رہ گئے ہیں۔ اُس دن سب جماعت دل برداشتہ اور اُداس

چھا جائیگی۔ [۱۲۹] یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ یہ ہوگا۔ پھر تیرا واقعہ ہوگا۔

ہو جائے گی۔ کئی واقعات کے ظہور کے بعد پھر تیرا واقعہ ظہور میں آئے گا۔

[۱۳۰] تمام عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ

قدرت الٰہی کے کئی عجائب کام پہلے دکھلائے جائیں گے پھر تمہاری موت کا واقعہ ظہور

آئے گا۔ [۱۳۱] جَآءَ وَقْتُکَ ، وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیٰتِ بَاہِرَاتٍ۔

میں آئے گا۔ تیرا وقت آگیا ہے۔ اور ہم تیرے لئے روشن نشان چھوڑیں گے۔

[۱۳۲] جَآءَ وَقْتُکَ وَنُبْقِیْ لَکَ الْاٰیٰتِ بَیِّنٰتٍ۔ [۱۳۳] رَبِّ تَوَفَّنِیْ

تیرا وقت آگیا ہے اور ہم تیرے لئے کھلے نشان باقی رکھیں گے۔ اے میرے خدا

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ۔ اٰمِیْنَ۔

اسلام پر مجھے وفات دے اور نیکوکاروں کے ساتھ مجھے ملا دے۔ آمین۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۰ تا صفحہ ۱۰۱)

(۲۱) سن ۱۹۰۶ء ۳۰ر جولائی

"فرمایا۔ آج مجھے ایک الہام ہوا۔ اُس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے۔ اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم[۱] نہیں کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے:۔

ایک دم میں دم رخصت ہوا۔

یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے۔ مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ مورخہ ۲ راگست ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۲۷ مورخہ ۳۱ رجولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(۲۲) سن ۱۹۰۶ء یکم اگست

"دیکھا کہ زلزلہ آیا ہے۔ پھر الہام ہوا:۔

[۱] الہام پورا ہونے پر حضور کو اس کا علم دیا گیا کہ یہ میاں صاحب نور مہاجر کے متعلق تھا۔ (دیکھو تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴) (مرتب)

تزکرہ اڈیشن 3

کے قطرے خوشنما برس رہے تھے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

۲۲ ستمبر ۱۹۰۶ء

(الف) "موت، تیرآں ماہ حال کو۔

غالباً تیرآں ماہ حال سے مراد تیرآں ماہ شعبان ہے۔ واللہ اعلم۔ اور میں نہیں جانتا کہ تیرآں ماہ حال سے یہی شعبان ہے یا کسی اور شعبان کی تیرآں تاریخ۔ اور میں قطعی طور پر نہیں جانتا کہ کس کے حق میں ہے۔ اس لئے طبیعت غمگین ہے۔ خدائے تعالےٰ فضل کرے۔ آمین۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۳ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(ب) بعد میں فرمایا کہ "سرعت الہام کے سبب بعض دفعہ ٹھیک الفاظ یاد نہیں رہتے۔ اس واسطے تیراں کا لفظ تھا، یا تئیس کا، یا تیس[1] کا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۳ مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۶ ستمبر ۱۹۰۶ء

"اے مظفر[2] تجھ پر سلام ہو کہ خدا نے تیری بات سن لی۔ خدا تیرے لئے لڑکا دے گا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۹ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳)

۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

"بَکَجَتْ[3] اٰیَاتِیْ۔ وَبَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنَّ[4] لَهُمُ الْفَتْحَ۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۴۰ مورخہ ۴ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ و الحکم جلد ۱۰ نمبر ۳۴ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱ والاستفتاء صفحہ ۴۴)

[1] اگر تیس کا لفظ تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ الہام میاں صاحب نور افغان مہاجر مرحوم کے متعلق تھا چنانچہ مرحوم ۳۰ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو فوت ہوئے۔ دیکھئے بدر پرچہ مذکور۔ (مرتب)

[2] الاستفتاء صفحہ ۴۴ میں اس الہام کی تاریخ ۲۶ ستمبر لکھی ہے اور حضور نے اس کا عربی میں یہ ترجمہ فرمایا ہے:-
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا الْمُظَفَّرُ سَمِعَ دُعَاءَكَ۔ (مرتب)

[3] (ترجمہ از مرتب) ظاہر ہو گئیں میری نشانیاں۔ اور خوشخبری دے اُن لوگوں کو جو ایمان لائے کہ بیشک ان کے واسطے فتح ہے۔

[4] الاستفتاء صفحہ ۴۴ میں یوں درج ہے بِاَنَّ لَهُمُ الْفَتْحَ۔ (مرتب)

یعنی ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام فتوحات کا مجموعہ ہوگا۔ اور اُس وقت حق ظاہر ہو جائیگا اور حق کا غلبہ ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے اُترے گا۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۰۶ء صلا۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء صلا)

۲۰ر فروری ۱۹۰۶ء

"(۱) اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔ وَ اَلُوْمُ مَنْ یَّلُوْمُ۔[1]

(۲) پسپا شدہ ہجوم۔ (۳) افسوسناک خبر آئی ہے۔

فرمایا۔ اس الہام پر ذہن کا انتقال بعض لاہور کے دوستوں کی طرف ہوا۔ مگر یہ انتقالِ ذہن بعد بیداری ہوا۔ الہام بھی شاید اس کے متعلق ہو۔

(۴) بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں۔

فرمایا۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔"

(بدر جلد ۲ نمبر ۸ مورخہ ۲۱ر فروری ۱۹۰۶ء صلا۔ الحکم جلد ۱۰ نمبر ۷ مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۰۶ء صلا)

۲۰ر فروری ۱۹۰۶ء

"خدا فرماتا ہے کہ

مَیں[2] ایک تازہ نشان ظاہر کرونگا۔ جس میں فتح عظیم ہوگی۔

بقیہ حاشیہ۔ مجھ پر اس پیشگوئی کا انکشاف ہوا۔ اور ادھر پیغامیوں نے مخالفت کی آگ پورے زور کے ساتھ بھڑکا دی۔ اور طرح طرح کے اتہامات، جھوٹ اور کذب بیانیوں سے کام لینا شروع کر دیا۔ مگر ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ "پسپا شدہ ہجوم" اس کا مفہوم وہی ہے جو قرآن کریم کی آیت سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کا ہے۔ یعنی سب دشمن جمع ہوکر حملہ کرینگے۔ مگر اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل و رسوا کریگا۔ اور وہ شکست کھا جائیں گے۔ یہ الہام اس دوسرے الہام سے جو پسرِ موعود کے متعلق ہے بہت ملتا ہے کہ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ یعنی جب پسرِ موعود ظاہر ہوگا۔ تو حق آجائیگا اور باطل بھاگ جائیگا۔ باطل تو بھاگنے ہی کی اہلیت رکھتا ہے۔"

(الفضل جلد ۳۲ نمبر ۱۷۸ مورخہ یکم اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۳، ۴)

[1] (ترجمہ) (۱) مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور اس کے ملامت کنندہ کو ملامت کروں گا۔

[2] (الف) ڈوئی اِس پیشگوئی کے بعد اس قدر جلد مر گیا کہ ابھی پندرہ دن ہی اس کی اشاعت پر گزرے تھے کہ ڈوئی کا خاتمہ ہوگیا۔ پس ایک طالبِ حق کے لئے یہ ایک قطعی دلیل ہے کہ یہ پیشگوئی خاص ڈوئی کے بارے میں تھی کیونکہ اوّل تو اس پیشگوئی میں یہ لکھا ہے کہ وہ فتح عظیم کا نشان تمام دنیا کے لئے ہوگا۔ اور دوسرے یہ لکھا ہے کہ وہ

برمقامِ فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب

بعد ۱۱۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مَیں نہیں جانتا کہ گیاراں دن ہیں یا گیاراں ہفتہ یا گیاراں مہینے یا گیاراں سال۔ مگر بہرحال ایک نشان میری بریّت کے لئے اس مدت میں ظاہر ہوگا۔"

(اربعین ۴ؐ صفحہ ۲۱ حاشیہ)

(ب) برمقامِ فلک شدہ یارب + گر امیدے دہم مدار عجب۔

(خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ تیری دُعائیں اب آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ اب مَیں اگر تجھے کوئی امید اور بشارت دُوں، تو تعجب مت کر میری سنّت اور موہبت کے خلاف نہیں) بعد ۱۱۔ انشاء اللہ (فرمایا اس کی تفہیم نہیں ہوئی۔ کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے[1] گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا ہے)۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۲)

---

[1] (نوٹ از مرتب) بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا انکشاف ہوا کہ یہ الہام الٰہی بخش کے بارے میں ہے چنانچہ حضور تتمہ حقیقۃ الوحی کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "بابو الٰہی بخش صاحب گیارہ چارپائیوں کے ہلاک ہونے کے بعد طاعون کے ساتھ ہلاک کئے گئے۔ جیسا کہ اس الہامی شعر میں ہے۔ ؎ برمقامِ فلک شدہ یارب۔ گر امیدے دہم مدار عجب۔ بعد گیاراں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ بابو صاحب کا بارھواں نمبر تھا۔ اور ان کے بعد دو اور ہیں تا چودہ پورے ہو جائیں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۱۸)

چونکہ الہامی پیشگوئیاں ذوالوجوہ والمعارف ہوا کرتی ہیں جن کے مصداق متعدد بار وقوع پذیر ہو کر مومنوں کے ایمان کو تازہ کرتے اور نیا عرفان پیدا کرتے ہیں۔ اس بناء پر اس پیشگوئی کا ایک اور بھی مصداق حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے وجود میں ظاہر ہوا۔ چنانچہ حضرت ممدوح نے اس الہام کو ہجرت قادیان پر چسپاں کرتے ہوئے فرمایا۔

"جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات کے مطالعہ سے مَیں نے سمجھا کہ ہماری ہجرت یقینی ہے۔ اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجھے قادیان چھوڑ دینا چاہیئے تو اس وقت لاہور فون کیا گیا۔ کہ کسی نہ کسی طرح ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا جائے۔ لیکن آٹھ دس دن تک کوئی جواب نہ آیا۔ اور جواب آیا بھی تو یہ کہ حکومت کسی قسم کی ٹرانسپورٹ مہیا کرنے سے انکار کرتی ہے۔ اس لئے کوئی گاڑی نہیں مل سکتی مَیں اس وقت

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَحْمَةً وَّ كَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ۔[1]

(۵) نَزِيْدُ فِيْ رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَآءِكَ۔[2]

(ای نَزِیْدُ بَرَکَاتٍ یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں)

(۶) كُلُّ مُكَذِّبٍ جَآءَ۔ يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَاَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَيْنَا۔ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ۔[3]

(۷) مَآ اَنَا اِلَّا كَالْقُرْاٰنِ وَسَيَظْهَرُ عَلٰى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ۔[4]

تزکرہ اڈیشن 3

(۸) رویا۔ دیکھا کہ مَیں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمک دار چوغہ پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے۔ اور چمک کی شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں۔

(۹) خدا اُس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔ (نا معلوم کس کے متعلق یہ الہام ہے)۔

(۱۰) رویا دیکھا کہ ایک بھونچال آیا۔ کچھ دہشت ناک معلوم ہوا۔ اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے۔ مبارک میرے ساتھ تھا۔ اور خفیف بارش

---

[1] (۴) تجھ پر ایمان لانے والوں کے لئے مَیں نے رحمت لکھ دی ہے۔ اور تیرے لئے دُنیا اور آخرت میں مَیں نے رحمت لکھدی ہے۔

[2] (۵) تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کرینگے۔ یعنی تجھ پر برکات کی زیادتی کی جائے گی۔

[3] (۶) سب مکذّب آئے اور کہنے لگے اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ پس ہمیں پُورا ناپ تول دے۔ اور ہم پر صدقہ کر۔ اللہ تعالےٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے۔

[4] (۷) مَیں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور عنقریب میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا جو کچھ فرقان سے ظاہر ہوا۔

٦٧٥